سوال

(27) مودودی کون ہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مودودی کون ہیں ؟ ان کی جماعت دین میں کوئی نئی جماعت ہے ؟ یہ شیعہ ہیں یا سنی ؟ ان سے سلام کلام ، میل جول ، نکاح بیاہ اوران کی میت کا جنازہ پڑھنا کیسا ہے ؟ اگر ان کے عقائد شرکیہ کفریہ ہیں تو کیا کیا ہیں ؟ محمد ذکی واچ لیفٹ لیجے این ڈبلو آر ، دہلی جنکشن سٹیشن ، دہلی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تعجب اور حیرت ہے کہ جماعت اسلامی کے مرکز سے قریب رہتے ہوئے اس کے امیر مولانا ابو الاعلی مودودی مدیر ترجمان القرآن دارالاسلام پٹھان (پنجاب) کی شخصیت اوران کی تحریک اقامت دین اوراس کے اغراض ومقاصد سے اب تک آپ بے خبر ہیں ۔ یا ان کی شخصیت اور تحریک اقامت دین سے متعلق ہماری رائے اورخیالات کوقارئین ''محدث ،، پرظاہر کرانے کی غرض سے ناواقف بن کر آپ نے سوال بھیج دیا ہے ؟

جو شخص جماعت اہل حدیث کے مسلک اورعقیدہ سے پوری اور صحیح واقفیت رکھتا ہو ، اس کےلیے مودودی تحریک کا پورالٹریچر پڑھنے کے بعد اس امر کا فیصلہ کرنا بالکل آسان ہے کہ مودودی تحریک کے نصب العین اور مذہب اہل حدیث کے درمیان کیا فرق ہے ؟

ہمارے نزدیک مولانا موصوف سنی المذہب ، صحیح العقیدہ ، موحد مسلمان ہیں ۔ دین میں اجتہادی بصیرت رکھنے والے متکلم اور مفسر اچھے عالم دین ہیں ۔ اسلامی مسائل کو بہترین صورت میں دنیا کے سامنے پیش کرنے کی اہلیت وصلاحیت رکھتے ہیں ۔ ان کی جماعت در حقیقت کوئی نئی جماعت نہیں ہے ۔ جیسے جماعت اہل حدیث کوئی نئی جماعت اور فرقہ نہیں ہے ۔ ان کی تحریک اقامت دین اوراس کے نصب العین اوراغراض ومقاصد سے ہم کواختلاف نہیں ہے ۔ البتہ ان کے بعض علمی وغیر علمی مسائل سے جوان کی اپنی ذاتی تحقیق کا نتیجہ ہیں اورجن کووہ ارکان جماعت پر ٹھونسنا نہیں چاہتے ۔ ہم کو اتفاق نہیں ہے مثلا :

(1) تفہیمات میں مسلک اعتدال کے زیر عنوان صحت روایت کےلیے ''درایت ،، یعنی عقل کو معیار بنانا ۔

(2) مسئلہ اعفاء اللحیۃ ۔

(3) ''سنت ،، کی تعریف اور ''سنت ،، و ''عادت ،، کے درمیان بیان کردہ فرق ۔

(4) مسئلہ ظہور مہدی۔

(5) تاویل احادیث خروج دجال۔

(6) مسئلہ قراۃ فاتحہ خلف الامام۔

(7) مسئلہ آمین۔

(8) مسئلہ رفع یدین۔

(9) بندوق شکار کی حلت کا فتوی۔

(10) ''بدر،، کے قیدیوں کے بارے میں جامع ترمذی کی روایت قبول کرنے میں موصوف کا تامل۔

(11) صحیح حدیث کا جو بظاہر نظر مخالف قرآن ہو رد کردینا جیسے: کذبات ابراہیم والی روایت۔

(12) رسالہ ''دینیات،، میں عنوان فقہ کے ماتحت ایک عبارت، ممکن ہے زیادہ تدقیق اور امعان نظر سے مودودی تحریرات کا مطالعہ کرنے کے بعد کچھ اور ایسے مسائل نکلیں جن سے ہم کو اختلاف ہو۔ بہر حال ان مسائل کی وجہ سے ان پر کفر یا فسق یا خارجیت یا ضلالت کا فتوی لگانا ظلم صریح بلکہ جہالت اور شرارت ہے۔

علامہ ابن القیم فرماتے ہیں: ''إن من رد الخبر الصحیح اعتقاداً لغلط الناقل أو کذبہ، أو لاِعتقاد الراد أن المعصوم لایقول ہذا، أو لاِعتقاد نسخہ و نحوہ، فرده اجتہاد و حرصا علی نصر الحق، فإنہ لایکفر بذلک ولایفسق، فقد رد غیر واحد من الصحابۃ بعض أخبار الآحاد الصحیحۃ، کما رد عمر حدیث فاطمۃ بنت قیس فی أسقاط نفقۃ المطلقۃ الثلثۃ، کما ردت عائشۃ رضی اللہ عنہا حدیث ابن عمر فی تعذیب المیت ببکاء أہلہ علیہ، وغیر ذلک،، (انتہی مختصر الصواعق المرسلۃ (2/270) اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ، وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ واحفظنا من التشتت- مودودی جدی نسبت ہے۔ واللہ اعلم

(محدث ج: اش: ربیع الاول 1366ھ فروری 1947ء)

مسلم پرسنل لاء (احوال شخصیہ) کے سلسلے میں مرکزی دفتر جماعت اسلامی ہند کی طرف سے میرے پاس کوئی خط نہیں آیا ہے۔ محولہ سیمنار کی مختصر رپورٹ غالباً سہ روزہ ''دعوت،، میں نظر سے گزری تھی۔ میرے لیے بحالت موجودہ کسی موضوع پر کوئی معقول تحریر سپرد قلم کرنا بہت مشکل ہے۔ اس لیے اگر دفتر سے اس موضوع پر لکھنے کے لیے کچھ فرمائش کی بھی جائے تو میں حکم کی تعمیل نہیں کرسکوں گا۔ ہاں اگر آپ اس موضوع پر مقالہ لکھیں تو امید ہے کہ اس پر نظر ثانی کرسکوں۔

مولانا مودودی کی ''خلافت وملوکیت،، اب تک میری نظر سے نہیں گزری ہے۔ اور نہ ہی عباسی ''حقیقت خلافت وملوکیت،، دیکھنے کا موقع مل سکا ہے۔ البتہ ''الاعتصام،، لاہور اور ''البلاغ،، کراچی میں ''خلافت وملوکیت،، کی تنقید کی بعض قسطیں نظر سے گزری ہیں۔ نیز علی احمد بنارسی کی ''امارت وصحابیت،، بجواب خلافت وملوکیت نظر سے گزری ہے۔ اول الذکر دونوں تحریریں ٹھوس اور صحیح معلوم ہوئیں۔

مولانا مودودی نے حضرت عثمان اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما پر جو تنقید اور نکتہ چینیاں کی ہیں وہ بلاشبہ غلط ہیں۔ جماعت اہل حدیث کے کسی بھی قابل ذکر عالم کو اس سے اتفاق نہیں ہوسکتا۔ جماعت کو موقف اس سلسلہ میں بالکل واضح ہے۔ مولانا مودودی کے اس اقدام سے ان کو بے حد کوفت ہوئی ہے عفااللہ عنہ۔ جماعت اسلامی کے سنجیدہ ارکان کا خاموش رہنا ان کے متعلق بدگمانی کا باعث ہورہا ہے اور جماعتی پرچوں میں اس کتاب کا ڈھنڈورہ پیٹنا اور بعض ارکان کا اس کی مدافعت میں سرگرم ہوجانا میرے نزدیک بے حد افسوسناک ہے۔

اہل حدیث علمائ، جو سنجیدہ اور باصلاحیت ہیں ان کو اس قسم کے مباحث سے دلچسپی نہیں ہے اور غور وفکر اور گہرے مطالعہ کی محنت کے عادی نہیں ہیں اور دوسرے غیر اہم کاموں میں اپنا وقت صرف کرتے ہیں۔ انا للہ الخ

میرا مشورہ ہے کہ آپ اصل کتاب کو سامنے رکھ کر ان کے حوالوں کی کتابوں کو اکٹھا کیجیے اور ہر الزام اور تنقید کو غیر جانبداری کے ساتھ محولہ اور غیر محولہ روایات کی روشنی میں پرکھیئے اور ہر حال میں ایک صحابی کی زندگی اور اس کے صحیح حالات کو قرآن اور سنت کی روشنی میں دیکھنے کی کوشش کیجیے، انشا اللہ آپ پر مولانا مودودی کی تنقیدوں اور الزامات کی حقیقت واضح ہوتی جائے گی۔ ساتھ ہی اصل کتاب کے جواب میں اب تک جو کچھ لکھا جاچکا ہے اس کو منگوا کر ضرور سامنے رکھئے۔ امید ہے کہ اس طرح آپ خود ایک ٹھوس مقالہ تیار کر سکیں گے یا کر لیں گے۔ کتاب کا جائزہ لینے کے لیے بڑی ضرورت محولہ ماخذ ومصادر ومراجع کے مہیا کرنے اور غور سے دیکھنے اور سمجھنے کی ہے۔ میں بھی انشاء اللہ بوقت ضرورت مشورہ دینے میں دریغ نہیں کروں گا۔ وفقکم اللہ لذالک وایدکم بنصرہ العزیز۔

یہ اطلاع بڑی مسرت کا باعث ہوئی کہ آپ نے محولہ موضوع پر کوئی کتاب تیار کی ہے۔ آپ اس سلسلے میں مولوی عبدالجلیل رحمانی سے ضرور مراسلت کریں بلکہ اگر وہ اواخر اکتوبر میں بنارس جاتے ہوئے علی گڑھ کے راستے سے جائیں، اور وہاں اپنے تینوں لڑکوں سے ملنے کے لیے جو علی گڑھ میڈیکل کالج یا طبی کالج میں پڑھتے ہیں اتریں تو آپ کے لیے ان سے بالمشافہ گفتگو کرنے کا بہت اچھا موقع ہوگا۔ مجھے امید بلکہ یقین ہے کہ اس پیش کش کی تحسین کرتے ہوئے ادارۃ المصنفین کی طرف سے شائع کرنا منظور کر لیں گے۔ میں بھی اس سلسلے میں ان کو خط کے ذریعہ یا بنارس میں زبانی اس طرف توجہ دلاؤں گا۔ آپ ان کو خط لکھ کر کتاب کے موضوع اور نوعیت سے مطلع کر کے اپنا خیال اور عندیہ بھی ظاہر کر دیں۔ اگر وہ پڑھنے کے لیے امانت طلب کریں تو ان کے یہاں مسودہ بھیج دیجیے۔ ہاں ایک ضروری امر کی طرف میرا روش کے باعث جماعت اسلامی سے اور اس کے لٹریچر سے بلکہ اس کے مخصوص اصطلاحی الفاظ سے بھی کس قدر کد اور چڑھ ہے۔

امید ہے کتاب میں اس قسم کو بو نہیں آنے دی گئی ہوگی۔ ورنہ پھر کتاب جماعت میں شاید مقبول نہ ہوسکے گی۔ عبیداللہ رحمانی 13 10 69ء (مکاتیب شیخ رحمانی بنام مولانا امین اثری ص: 73 74 75)

آپ نے 28 دسمبر 79ء پھر 23 فروری 81ء پھر 23 مارچ 81 کے دستی خط اور اب 7 جون 81ء کے کارڈ میں ''تفہیم القرآن،، میں صحیین کی حدیث بابت قسم سلیمان علیہ السلام، مولانا مودودی کی تاویل وتنقید کے بارے میں اپنے مرقومہ جواب کے متعلق میری رائے معلوم اور دریافت کی ہے۔ آپ کا جواب بغور پڑھ لیا گیا ہے حافظ کی منقولہ عبارت کے ساتھ عینی کا کلام بھی نقل کر دینا مناسب ہے، جسے انہوں نے ''ذکر مایستفاد منہ،، کے زیر عنوان لکھا ہے۔

آپ اپنے جواب میں اتنا اور اضافہ کریں تو مناسب ہوگا ''تھوڑے سے وقت میں اتنا بہت زیادہ کام ہوجانا کسی خاص شخص سے جو عام طور پر نہیں ہوا کرتا، ہرگز خلاف عقل اور بعید از امکان نہیں ہے بالخصوص کسی نبی سے، حضرت داود علیہ السلام کے متعلق مشہور ہے کہ سواری پر پالان کسنے کے مختصر وقت میں پوری ''زبور،، ختم کرتے تھے، نیز ہم اپنی آنکھوں سے طے مکان اور طی زمان کی صورتیں، نئی نئی ایجادات کی بدولت دیکھتے رہتے ہیں، پس حدیث میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق آں حضرت ﷺ نے جو بات بیان فرمائی ہے اس کے وقوع میں عقلی استحالہ ہرگز نہیں ہے۔ مولانا مودودی کا، اس کو خلاف عقل کہنا محض اس امر پر مبنی ہے کہ انہوں نے انبیاء کو عام انسانوں پر تمام امر میں قیاس کیا ہے، اور ان کے لیے حسی معجزات کے شاید قائل نہیں ہیں،،۔ عبیداللہ رحمانی 8 3 1402ھ۔ 5 1 1982ء (مکاتیب شیخ رحمانی بنام مولانا امین اثری ص: 144 145)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر1

صفحہ نمبر86

محدث فتویٰ